از عدالت اعظمیٰ

رمیش

بنام

ریاست مہاراشٹر

تاریخ فیصلہ: 24 جولائی 1962

(بی پی سنہا چیف جسٹس، کے این وانچو اور جے سی شاہ، جسٹسز)

مجرمانہ قانون-اس کے پیشے میں طوائف کی مدد کرنا-اگر زبردستی یا بہکانے والے غیر قانونی جماع کی ترغیب کے مترادف ہے-انڈین پینل کوڈ (ایکٹ 45 سال 1860) دفعات، 88-34، 809، 366، A366-

اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 366 اے کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اس کے خلاف مقدمہ یہ تھا کہ A جو 18 سال سے کم عمر کا نابالغ تھا، اس کی پرورش P نے کی تھی اور جرم کی تاریخ سے پہلے اسے طوائف کی زندگی کی عادت بن چکی تھی۔ یوم زیر بحث کو اپیل کنندہ پی کی رہائش گاہ پر گیا اور اس سے اے کو تھیٹر میں لانے کو کہا، پی اے کے ساتھ تھیٹر گیا جہاں مؤخر الذکر نے کچھ گاہکوں کی تلاش کی۔ انہیں ایک اور شخص بوھوری کٹھڑا نامی جگہ پر لے گیا جہاں اے کو جسم فروشی کے مقصد سے مدعو کیا گیا تھا۔ جب پی اے کے ساتھ تھیٹر گیا اور وہاں سے بوھوری کٹھڑا گیا تو اسے معلوم تھا کہ وہ طوائف کے طور پر اپنا پیشہ چلانے جا رہی ہے۔

فیصلہ دیا گیا: کہ اپیل کنندہ کو دفعہ 366 اے تعزیراتی ہند کے بذریعہ پی کو مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

ایک شخص جو صرف ایک عورت کے ساتھ طوائف کا پیشہ چلانے کے لیے باہر جاتا ہے، چاہے وہ 18 سال کی عمر تک نہ پہنچ چکی ہو، اس طرح اسے کسی بھی جگہ سے جانے پر آمادہ کرنے یا اس ارادے یا علم کے ساتھ کوئی کام کرنے کے لیے نہیں کہا جا سکتا کہ اسے دفعہ 366 اے کے معنی میں غیر قانونی جماع پر مجبور یا بہکایا جائے گا۔

پھسلایا کا مطلب ایک ایسی عورت کے ذریعہ اپنے جسم کا ہتھیار ڈالنا ہے جو بصورت دیگر غیر قانونی جماع کے لیے خود کو پیش کرنے سے گریزاں یا تیار نہیں ہے چاہے اس طرح کا ہتھیار پہلی بار ہو یا اس سے پہلے کے مواقع پر اسی طرح کا ہتھیار ڈالنا ہو۔لیکن جہاں کوئی شخص طوائف کے طور پر اپنے پیشے کے دوران خود کو طوائف کے طور پر پیش کرتا ہے، تو اس پر قابو پانے کے لیے کوئی شکوک وشبہات یا ہچکچاہٹ نہیں ہے، اور اس کی طرف سے ہتھیار ڈالنا ضابطہ اخلاق کے اندر لالچ نہیں ہے۔

مجرمانہ اپیل عدالتی مجرمانہ اپیل نمبر۔1961 کا 72۔

20 دسمبر 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل،

1960 کی فوجداری اپیل نمبر 1207 میں بمبئی ہائی کورٹ کی طرف سے۔

جئے گوپال سیٹھی، سی ایل، سرین اور آر ایل کوہلی، اپیل کنندہ کے لیے۔

مدعا علیہ کی طرف سے سی ماتھر اور پی ڈی مینن۔

24 جولائی 1962۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جسٹس شاہ: یکم مئی 1962، ہم نے دلائل کے اختتام کے بعد حکم دیا کہ اپیل کی اجازت دی جائے اور اپیل کنندہ کی سزا کو مسترد کر دیا جائے۔حکم کی حمایت میں ہم اپنی وجوہات درج کرنے کے لیے آگے بڑے۔

اپیل کنندہ رمیش امین اور سات دیگر پر کورٹ آف سیشن، اورنگ آباد میں دفعات 366, 366A تعزیرات ہند کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔اور اس کی تخفیف۔اپیل کنندہ مقدمے میں تیسرا ملزم تھا۔سیشن جج نے ملزم نمبر 1 سے 4 اور 7 کو ان کے خلاف لگائے گئے جرائم کا مجرم قرار دیا اور انہیں ہر جرم کے لیے دو سال کی سخت قید کی سزا سنائی، اور باقی کو بری کر دیا۔بمبئی کی ہائی کورٹ نے ملزم نمبر 1 سے 4 (لیکن ملزم نمبر 7 کی نہیں) کی اپیل پر غور کیا اور دفعہ 366 اس کے ساتھ دفعہ 34 اور دفعہ دفعہ 366A تعزیراتِ ہند کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے ان کے خلاف سزا اور سزا کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ تاہم، ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کو ساتویں ملزم کو ایک نابالغ لڑکی انوسیا کو اپنی رہائش گاہ کبڈی پورہ سے گلزار تھیٹر اور پھر بوھوری کتھڑا کے نام سے جانے والے گھر میں دوسرے افراد کے ساتھ جانے کے لیے آمادہ کرنے کا مجرم قرار دیا تا کہ وہ جان سکے یا جان سکے کہ اسے غیر قانونی جماع کے لیے بہکایا جا سکتا ہے۔خصوصی اجازت کے ساتھ اپیل کنندہ نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

ساتواں ملزم پاٹلبا اورنگ آباد کا رہائشی ہے اور آٹھواں ملزم اس کی بیوی ہے۔ انوسیا شکنتلا کی اس کے شوہر کاشی ناتھ کی بیٹی ہے۔ کاشیناتھ کی موت کے بعد شکنتلا اپنی نوزائیدہ بیٹی انوسیا کو پاٹلبا کے گھر لے آئی اور اس کے ساتھ اس کی مالکن کے طور پر رہنے لگی۔ کچھ عرصے بعد شکنتلا نے پاٹلبا کا گھر چھوڑ دیا اور ناسک میں رہائش اختیار کر لی لیکن انوسیا پاٹلبا کے ساتھ رہتی رہی اور اس نے اس کی پرورش کی۔ پاٹلبا نے انوسایا اور ایک رام لال کے درمیان شادی کا اہتمام کیا تھا، لیکن انوسایا نے اپنے شوہر کے ساتھ رہنے سے انکار کر دیا۔ پٹ البا نے انوسیا کو کچھ " گاہکوں " سے متعارف کرایا اور اس نے پیسے کے لیے جنسی تعلقات میں ملوث ہونا شروع کر دیا۔ یہ استغاثہ کا مقدمہ تھا کہ 13 جنوری 1960 کو اپیل کنندہ پاٹلبا کی رہائش گاہ گیا اور اس سے کہا کہ وہ انوسایا اور ایک چندرکلا (طوائف کے پیشے پر چلنے والی خاتون) کو گلزار تھیٹر میں لائے، اور اتفاق سے، پاٹلبا، آٹھواں ملزم، چندرکلا اور انوسایا تھیٹر گئے۔ اپیل کنندہ کے کہنے پر انوسایا اور چندرکلا کو دیوی داس (جس نے بطور گواہ ثبوت دیا ہے) بوھوری کٹھڑا لے گیا۔ پولیس اسٹیشن سٹی پولیس چوک، اورنگ آباد کے سب انسپکٹر پگارے کو اطلاع ملی تھی کہ کچھ افراد بوھوری کٹھڑا کے ایک کمرے میں غیر قانونی شراب پی رہے ہیں اور اس نے اس گھر پر چھاپہ مارنے کا انتظام کیا۔ پگارے نے ملزم نمبر 1 سے 5 اور دیوی داس کو ایک کمرے میں شراب پیتے ہوئے پایا۔ اسے چندرکلا اور انوسیا بھی ایک اندرونی اپارٹمنٹ میں ملے۔ کمرے میں پائے جانے والے افراد کو گرفتار کر کے طبی معائنے کے لیے مقامی سول ہسپتال بھیج دیا گیا، اور پتہ چلا کہ انوسایا کی عمر 18 سال نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد پاگرے نے جوڈیشل مجسٹریٹ اورنگ آباد کے سامنے بامبے ممنوعہ قانون 1949 کے تحت قابل سزا جرم کے لیے ایک معلومات رکھی۔ (ہمیں بار میں مطلع کیا جاتا ہے کہ ان جرائم کے سلسلے میں ملزموں کو بری کر دیا گیا تھا اور ہمیں اس معاملے میں ان جرائم سے کوئی تعلق نہیں ہے) اور دفعات 366 اور 366A کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے بھی۔ اور اپیل کنندہ، پاٹلبا اور دیوی داس سمیت نو افراد کے خلاف ۔کورٹ آف سیشن سے وابستگی کی کارروائی کے دوران، دیوی داس کو معافی نامہ کی شرط پر چھوڑ دیا کیا گیا کہ وہ اپنے علم میں موجود حالات کا مکمل انکشاف کرے۔ اس کے بعد یہ مقدمہ سماعت کے لیے کورٹ آف سیشن، اورنگ آباد کے حوالے کر دیا گیا۔ کورٹ آف سیشن نے فیصلہ دیا کہ ملزم نمبر 1 سے 4 نے اپنے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے انوسایا کو اغوا کر لیا تھا- 18 سال سے کم عمر کی لڑکی- تاکہ اسے غیر قانونی جماع کے لیے مجبور یا بہکایا جا سکے یا یہ جان کر کہ

اسے غیر قانونی جماع کے لیے مجبور یا بہکایا جائے گا، اور ساتویں ملزم پاٹلبا نے اس جرم کو سہولیت فراہم کر دیا تھا، اور یہ کہ ملزم نمبر 1 سے 4 اور 7 نے انوسایا کو اس ارادے سے اس کی رہائش گاہ سے گلزار تھیٹر اور تھیٹر سے بوھوری کھڑا جانے پر آمادہ کیا تھا کہ وہ ہو سکتی ہے یا یہ جان کر کہ اسے غیر قانونی جماع کے لیے مجبور یا بہکایا جائے گا۔ اس کے مطابق اس نے ملزم نمبر 1 سے 4 کو دفعہ 366 اور اس کے ساتھ دفعہ 34 اور زیر دفعہ 366A تعزیرات ہند کے تحت مجرم قرار دیا۔

بمبئی کی ہائی کورٹ نے اپیل میں ملزم نمبر 1 سے 4 کو اغوا کے جرم سے بری کر دیا کیونکہ ان کے خیال میں ملزم نمبر 1 سے 4 کا "پاٹلبا (ساتویں ملزم) کے اصل اغوا سے کوئی تعلق نہیں تھا اور چونکہ وہ اس لڑکی کا جائز سرپرست نہیں تھا، اس لیے اسے اس کمرے میں لایا جانا اغوا نہیں مانا جا سکتا۔" فاضل ججوں نے دفعہ 366 اے کے تحت جرم کے ملزم نمبر 1 سے 4 کو بھی بری کر دیا، یہ مشاہدہ کرتے ہوئے کہ " کسی بھی ملزم اور لڑکی کے درمیان براہ راست بات چیت کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اور نہ ہی پاٹلبا (ملزم نمبر 7) کے ذریعے پیش کردہ کسی لالچ کا کوئی ثبوت ہے۔ یہاں تک کہ جہاں تک ملزم نمبر 3 کا تعلق ہے، انوسیا اور ملزم نمبر 3 کے درمیان کوئی براہ راست بات چیت نہیں ہوئی ہے جسے اس کے لیے پاٹلبا کے گھر سے یا تھیٹر سے زیر بحث کمرے میں منتقل ہونے کی ترغیب سمجھا جا سکتا ہے۔" لیکن ان کے خیال میں اپیل کنندہ کے خلاف مقدمہ "نہیں ہوا"

اس کے ساتھ ختم کریں": انہوں نے مشاہدہ کیا:

"شواہد واضح طور پر اشارہ کرتے ہیں کہ ملزم نمبر 3 نے پاٹلبا اور دیوی داس کو لڑکی کو تھیٹر میں لانے اور اس کے بعد زیر بحث کمرے میں لانے کے لیے اکسایا۔ پاٹلبا، جیسا کہ ہم نے کہا ہے، اس لڑکی اور لڑکی کے نابالغ اور بے بس ہونے کی وجہ سے اس کی تحویل میں ہونے کی وجہ سے، اسے سنیما جانے اور اس کے بعد اس کمرے میں جانے پر مجبور کیا اور اسے وہاں چھوڑ دیا۔ جہاں تک پاٹلبا کا تعلق تھا، اس کا ارادہ تھا کہ اسے میں سے کسی ایک کے ذریعے زبردستی یا ناجائز جماع کے لیے بہکایا جائے۔

ملزم۔ ملزم نمبر 3 نے پاٹلبا کو لڑکی کو تھیٹر میں لانے کے لیے کہہ کر اور دیوی داس اور پاٹلہا کو لڑکی کو کمرے میں لانے کے لیے کہہ کر واضح طور پر پاٹلبا کو اس جرم کے لیے اکسایا۔ اس لیے اسے واضح طور پر پاٹلبا کے ذریعے اس جرم کے لیے اکسانے کے جرم کا مجرم قرار دیا جانا چاہیے۔"

ہائی کورٹ نے اس کے مطابق اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 366اے کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا، کیونکہ ان کے خیال میں، اس نے پاٹلبا کو انوسایا کو تھیٹر میں لانے کے لیے اکساتے ہوئے اور پاٹلبا اور دیوی داس کو انوسایا کو تھیٹر سے بوھوری کتھڑا لانے کے لیے مزید اکساتے ہوئے، پاٹلبا کے ذریعے دفعہ 366اے کے تحت قابل سزا جرم کے ارتکاب میں مدد کی تھی۔

ہمارے خیال میں، اپیل کنندہ کو قانونی طور پر پاٹلبا کے ذریعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 366اے کے تحت قابل سزا جرم کے ارتکاب کے لیے اکسانے کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

شواہد سے ثابت ہونے والے حقائق یہ ہیں: انوسایا مادی وقت پر 18 سال کی عمر تک نہیں پہنچے تھے۔ اس کی پرورش پاٹلبا نے کی تھی اور اگرچہ اس نے رام لال سے شادی کی تھی لیکن وہ مادی وقت پر تھی اور پاٹلبا کی سرپرستی میں رہنے سے پہلے کئی مہینوں تک رہی۔ جرم کی تاریخ سے پہلے ایک طویل عرصے تک انوسیا پیسے کے لیے " گاہکوں" کے ساتھ جنسی تعلقات میں ملوث ہونے کی عادی تھی۔ وہ تفریح کرتی تھی، جیسا کہ اس نے خود اعتراف کیا، "ہر روز ایک یا دو گاہک" اور جرم کی تاریخ سے پہلے ایک طوائف کی زندگی کی عادی ہو چکی تھی۔ زیر بحث دن وہ اور اس کی ساتھی چندر کلا پاٹلبا کے ساتھ گلزار تھیٹر گئے۔ تھیٹر میں انوسایا اور چندر کلا گاہکوں کی تلاش کر رہے تھے: انہوں نے اس مقصد کے لیے تھیٹر کے داخلی دروازے تک شو کے وقفے کے دوران دوبارہ نمودار ہوئیں، لیکن انہیں مایوسی سے واپس لوٹنا پڑا کیونکہ انہیں تھیٹر کے داخلی دروازے کے قریب ایک پولیس وین کھڑی نظر آئی۔ انوسایا اور چھٹا ملزم طوائف کے طور پر اپنا پیشہ جاری رکھنے کے لیے بوھوری کتھڑا گئے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ زیر بحث رات کو گلزار تھیٹر جانے کو تیار نہیں تھی اور نہ ہی اس بات کا کوئی ثبوت ہے کہ وہ بوھوری کتھڑا جانے کو تیار نہیں تھی جس میں اسے اور اس کے ساتھی کو جسم فروشی کے مقصد سے مدعو کیا گیا تھا۔

کیا یہ حقائق اپیل کنندہ کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 366اے کے تحت قابل سزا نابالغ لڑکی کی افزائش کے جرم کے لیے اکسانے کا مقدمہ بناتے ہیں۔ دفعہ 366 اے کو 1923 کے ایکٹ XX کے ذریعے نافذ کیا گیا تھا تاکہ 4 مئی 1910 کو پیرس میں مختلف ممالک کے دستخط شدہ خواتین اور بچوں کے نقل و حمل کے بین الاقوامی کنونشن کے کچھ آرٹیکلز کو نافذ کیا جا سکے۔ جرم کے تین بنیادی اجزاء ہیں:

(a) کہ 18 سال سے کم عمر کی نابالغ لڑکی کو ملزم نے اکسایا ہے،

(ب) کہ وہ کسی بھی جگہ سے جانے یا کوئی عمل کرنے پر آمادہ ہو، اور

(ج) کہ وہ ارادے سے اتنی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ ہوسکتی ہے یا جانتی ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ اسے کسی دوسرے شخص کے ساتھ زبردستی یا ناجائز تعلقات کے لیے بہکایا جائے گا۔

شواہد واضح طور پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ انوسایا نے مادی وقت پر 18 سال کی عمر حاصل نہیں کی تھی۔۔لیکن ریکارڈ پر اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ پاٹلبا نے انوسیا کو تھیٹر یا تھیٹر سے بوھوری کٹھڑا جانے پر آمادہ کیا۔ یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ جب اپیل کنندہ کی تجویز پر پاٹلبا انوسیا کے ساتھ تھیٹر اور تھیٹر سے بوھوری کٹھڑا تک گیا تو اسے معلوم تھا کہ وہ طوائف کے طور پر اپنا پیشہ چلانے جا رہی ہے۔ لیکن ہمارے فیصلے میں ایک شخص جو صرف ایک عورت کے ساتھ طوائف کا پیشہ چلانے کے لیے باہر جاتا ہے، چاہے اس کی عمر اٹھارہ سال نہ ہو، اس طرح تعزیرات ہند کی دفعہ 366 اے کے تحت جرم کا ارتکاب نہیں کرتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح وہ اسے کسی بھی جگہ سے جانے یا جرم کے ساتھ زیر دفعہ ارادے یا علمیت کے ساتھ کوئی کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ سیکشن کے ذریعے زیر غور غیر قانونی جماع کے لیے بہکانے کا مطلب صرف پہلی بار عورت کے ذریعے نیکی کی راہ سے بھٹکنا نہیں ہے۔ فعل 'بہکانا' دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اسے اس کے عام اور تنگ معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے، جیسے کہ عورت کو پہلی بار نیکی کی راہ سے بھٹکنے پر آمادہ کرنا: یہ کسی بھی وقت یا کسی بھی موقع پر عورت کو غیر قانونی ناجائز جماع کے لیے آمادہ کرنے کے وسیع تر معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ مؤخر الذکر معنوں میں ہے کہ اظہار زیر دفعات 366 اور تعزیرات ہند 366a میں استعمال کیا گیا ہے۔ جو جزوی طور پر متجاوز ہوتی ہے۔ یہ نظریہ ہندوستان میں اعلی عدالتوں کی طرف سے بڑی تعداد میں مقدمات میں لیا گیا ہے، جیسے پرفل کمار باسو بمقابلہ شہنشاہ (1)، شہنشاہ بمقابلہ لکشمن بالا (2)، کرشنا مہارانا بمقابلہ بادشاہ شہنشاہ (3)، ان ری خلند ر صاحب (1)، سپیا بمقابلہ شہنشاہ (5)، پپیومل بمقابلہ شہنشاہ ()، بادشاہ شہنشاہ بمقابلہ نگا نتا (1) اور کرتارا۔ ریاست (8)۔ شہنشاہ بمقابلہ بیجناتھ ()، صاحب علی بمقابلہ شہنشاہ (1)، اسوینی کمار رائے بمقابلہ ریاست (01) اور نورہ بمقابلہ شہنشاہ (12) میں اس کے برعکس اظہار خیال کیا گیا ہے کہ اس جملے میں ان کا استعمال کیا گیا ہے۔ دفعہ 366 تعزیرات ہند کی دفعہ "غیر قانونی

جماع کے پہلے عمل پر پوری طرح لاگو ہوتی ہے، جب تک کہ لڑکی کی طرف سے عفت کی طرف واپسی کا ثبوت نہ ہو کیونکہ پہلا عمل قانون ساز کے مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے کوڈ میں استعمال ہونے والے اظہار "لالچ" کے مواد پر غیر مناسب پابندی عائد کرتا ہے۔لیکن یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جس میں ایک لڑکی جو نیکی کی راہ سے بھٹک گئی تھی جب وہ

(ا)(1929) آئی۔ایل۔آر۔57 کیل۔1074

(2)(1934) آئی۔ایل۔آر۔59بم۔652۔

(3)(1929) آئی۔ایل۔آر۔9پیٹ۔647۔

(4)اے۔آئی۔آر۔1955اے۔پی۔59۔

(5)اے۔آئی۔آر۔1933پاگل۔990۔

(6)(1924)27سی آر۔ایل جے1292۔

(7)(1903)10برماایل آر196۔

(8).1ایل۔آر۔]1957[پنجاب2003۔

(9)(1932) آئی۔ایل۔آر۔54 سبھی۔756۔

(10)(1933) آئی۔ایل۔آر۔60 کیل۔1457

(11)اے۔آئی۔آر۔1955 کیل۔.100

(12)اے۔آئی۔آر۔1934لاہ۔227۔

اپنے سرپرست کی تحویل میں تھی اور اس کے بہکانے والے یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ اس کے تعلقات کو جاری رکھنے کے مقصد سے تھی۔اس طرح کا معاملہ یقینی طور پر شرائط کے اندر آسکتا ہے۔زیر دفعہ 366یا8.366A جو بھی لاگو ہوتا ہے۔لیکن جہاں کوئی عورت طوائف کے پیشے کی پیروی کرتی ہے،یعنی وہ" گاہکوں" کو پیسے کے لیے خود کو بے حیائی سے پیش کرنے کی عادی ہے،اور اس پیشے پر چلنے میں کسی کی طرف سے اس کی حوصلہ افزائی یا مدد کی جاتی ہے،اس طرح کا شخص دفعہ 366اے کے تحت کوئی جرم نہیں کرتا،کیونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو شخص پیسے کے لیے بے حیائی سے جنسی تعلقات میں ملوث ہونے کی عادی لڑکی کی مدد کرتا ہے وہ اس ارادے یا علم کے ساتھ کام کرتا ہے کہ اسے زبردستی یا ناجائز جنسی تعلقات کے لیے بہکایا جائے گا۔پاٹلبا کا ارادہ یا یہ علم کہ انوسایا کو خود کو غیر قانونی جماع کے تابع کرنے پر مجبور کیا جائے گا،شواہد سے مسترد کیا جاتا ہے:اس طرح کا معاملہ تجویز بھی نہیں کیا گیا تھا۔بہکاوے سے مراد ایک ایسی عورت کے

ذریعہ اپنے جسم کا ہتھیار ڈالنا ہے جو دوسری صورت میں قائل کرنے، چاپلوسی، بدزبانی یا بے عزتی کے نتیجے میں اپنے آپ کو غیر قانونی جماع کے تابع کرنے سے گریزاں یا تیار نہیں ہے، چاہے اس طرح کا ہتھیار پہلی بار ہو یا اس سے پہلے کے مواقع پر اسی طرح کا ہتھیار ڈالنا ہو۔لیکن جہاں ایک عورت اپنے آپ کو پیسے کے لیے جنسی تعلقات کے لیے پیش کرتی ہے- غیر معمولی طور پر نہیں بلکہ طوائف کے طور پر اپنے پیشے کے دوران- اس پر قابو پانے کے لیے کوئی شک یا ہچکچاہٹ نہیں ہے، اور اس کی طرف سے ہتھیار ڈالنا ضابطہ اخلاق کے اندر لالچ نہیں ہے۔اس کے بعد یہ ماننا ناممکن ہوگا کہ جو شخص طوائف کے پیشے پر چلنے والی عورت کی مدد کے لیے دوسرے کو اکساتا ہے وہ اسے اس ارادے سے کوئی کام کرنے کے لیے اکساتا ہے کہ وہ یا اس علم کے ساتھ کہ وہ غیر قانونی جماع کے لیے بہک جائے گی۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document